ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

شوکت محمود شوکت

پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر (اردو)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر عبدالستار ملک

استاد شعبۂ اردو، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد

ڈاکٹر احسان اکبر کی ایک نعت کا اسلوبیاتی جائزہ

Shaukat Mahmood Shaukat

Ph.D Research scholar (Urdu) AIOU, Islamabad.

Dr. Abdul Sattar Malik

Lecturer Department of Urdu, AIOU, Islamabad

A Stylistics Review of a "Naat" of Dr. Ehsan Akbar

Professor Dr. Ehsan Akbar (1938) is a renowned Poet, critic, researcher and a professor of Urdu Language and literature. He wrote many beautiful Lyrics and poems. Some of his Lyrics and poems became famous in the history of Urdu Literature. Now a day, he is mostly writing the, "Naatia" poetry. Resultantly, his "Naatia" poetry book, titled as "Tahoor" has come in to existence in April, 2021. In this Article, a stylistics review of one of his "Naat" has been taken, which is included in his quoted "Naatia" book "Tahoor".

Keywords: *Naat, Ahsan Akbar, Tahoor, Prosody, Couplets, Style and Stylistics.*

احسان اکبر، (پ:۱۹۳۸ء) شعبۂ درس و تدریس سے وابستہ ہیں، آپ بھارت کی ایک ریاست بھوپال میں پیدا ہوئے، تقسیمِ ہند کے بعد، آپ کے خاندان نے پاکستان ہجرت کی، آج کل آپ راولپنڈی میں قیام پذیر ہیں، آپ نے ابتدا میں غزل کہی، بعد میں تحقیق کے طرف راغب ہوئے، تحقیق ہی کے دوران میں، نعتیہ شاعری سے بھی متصف ہوئے۔ آپ کے بقول:

> "جب ہمیں شعر کہنا آ گیا، پھر ہم نے نعت کی طرف توجہ کی اور خلوص سے نعت کہی، مزید برآں، ہم نے نعت اس لیے نہیں کہی کہ ہم نعت گو مشہور ہو جائیں بل کہ نعت نے خود ہم سے کہلوایا"۔ (۱)

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی نعت میں جذب و مستی، وجد و حال اور قلبی کیفیات کے عناصر بہ درجہ اتم ملتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ کی اولین نعتیہ کتاب "طہور" (جو حال ہی میں منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئی ہے) کا منظوم انتساب، آزاد نظم کی صورت میں حضور اکرم ﷺ کے نام ہے، یہ شعوری نہیں بل کہ لا شعوری عمل ہے۔ یہ منظوم انتساب جو "بحر متدارک" میں ہے،، اس کے پہلے چند مصارع / سطور ملاحظہ کیجیے:۔

عظمتِ آدمؑ اسؐ کے عمل سے ہویدا ہوئی
ایسی تہذیب ابھری جو انساں کو تکریم دے
اسؐ نے تنزیہہ کی کلک سے اسمِ "اللہ" لکھا
سبھی کو سنایا
کہ سب کی گواہی ہو
تاریخ میں آخری بار
اس نے جو سب گورے کالوں کا اک نام لے کر صدا دی
تو سب نے کہا
ہم نے جانا ہے، مانا ہے، تصدیق کی۔ (۲)

آپ کی ایک اور نعت جو مذکورہ بحر میں کہی گئی ہے، اس بحر کا وزن، چار بار "فاعلن" ہے، تاہم آپ نے اس نعت میں آٹھ بار "فاعلن" کا استعمال کیا ہے، جس سے ایک موسیقیت کی فضا پیدا ہوتی ہے، اس نعت کے کل تیرہ (۱۳) اشعار ہیں، البتہ! پسِ ورق پر سات اشعار درج ہیں، جس کے بیش تر اشعار میں، اندرونی قوافی اور داخلی ردائف کا التزام بھی برتا گیا ہے۔ اس کے علاوہ، لاشعوری یا شعوری طور پر اس نعت میں حرف "کاف" کا استعمال بھی حیرت انگیز طور پر ملتا ہے، حال آں کہ حرفِ "کاف" ایک بے صدا مصمتہ ہے، جیسا کہ خلیل صدیقی اپنی کتاب "آواز شناسی" میں لکھتے ہیں:۔

"صدا (Voice) کی بنیاد پر اصوات کی تقسیم سے ان کے دو سلسلے، زمرے یا درگے بنتے ہیں۔ باصدا اور بے صدا: جن میں مخارج اور طریقِ ادا کا اشتراک لازماً نہیں ہوتا۔ مختلف مخارج اور مختلف طریقِ ادا کے باوجود مصمتے "باصدا" یا "بے صدا" ہوتے ہیں۔ اردو میں یہ "درگے" حسبِ ذیل ہیں۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

بے صدا: پ، پھ۔ ت، تھ۔ ٹ۔ ٹھ۔ چ، چھ۔

ک۔ کھ، ق۔ ف۔ س۔ ش۔ خ۔ ہ،

باصدا:

ب، بھ۔ د، دھ۔ ڈ، ڈھ۔ ج، ج، جھ، گ۔ و۔ ز۔ غ۔ (۳)

لیکن، آپ نے اس "بے صدا" مصمتے (کاف) کو نہ صرف ایک خاص قسم کی آواز عطا کی ہے بل کہ اس مصمتے کی تکرار سے موسیقیت و غنائیت کا لطف بھی ملتا ہے۔ اس نعت کا پہلا شعر (مطلع) ملاحظہ کیجیے:۔

ے آپؐ کے درد کے زندہ داروں کو کب، یا نبیؐ راس کارِ رفو آ گیا

ایسے دامن کشانِ تلافی کہ زخموں پہ مرہم لگا تو لہو آ گیا (۴)

شعر مذکورہ میں حرفِ "کاف" کا سات بار استعمال ہوا ہے، جب کہ اس شعر کے پہلے مصرعے کی ابتدا، حروفِ تہجی کے پہلے حرف "الفِ ممدودہ" سے ہوتی ہے، جب کہ دوسرے مصرعے کی ابتدا حروفِ تہجی کے دوسرے حرف "الفِ مقصورہ" سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ، اس شعر کے دوسرے مصرعے میں "کہ" کا لفظ استعمال ہوا ہے جو کہ حرفِ "بیان" ہے جب کہ "رفو" اور "لہو" قوافی اور "آگیا" کے الفاظ ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔ مزید برآں، الفاظ "آپ" اور "آ" کے درمیان "صنعت تجنیسِ زائد و ناقص کا استعمال بھی موجود ہے۔ اس نعت کا دوسرا شعر ملاحظہ کیجیے:۔

ے آنکھ اٹھی ہی نہیں، لب کھلے ہی نہیں، بات آتی نہ تھی اب میں کرتا تو کیا ؟

اشک باری نے پردہ مرا رکھ لیا ، آنسوؤں کا نمک تا گلو آ گیا (۵)

اس شعر کے بھی پہلے مصرعے کی ابتدا، حروفِ تہجی کے پہلے حرف "الفِ ممدودہ" اور دوسرے مصرعے کی ابتدا حروفِ تہجی کے دوسرے حرف "الفِ مقصورہ" سے ہوتی ہے۔ پہلے مصرعے کے آغاز میں حرفِ تاکید "ہی" کا استعمال ہوا ہے، جب کہ لفظ "اُٹھّی" کو آپ نے "اُٹھی" باندھا ہے اور اسی لفظ "اٹھی" کے پہلے حرف (الف) کو بہ طور "الف وصل" استعمال میں لایا گیا ہے۔ جب کہ دوسرے مصرعے میں "آنسوؤں کے نمک کا حلق تک آ جانا"، پہلے مصرعے میں بیان کردہ بات، "لب نہ کھلنے" کی خوب صورت توجیح ہے، یعنی، اس میں "صنعتِ لف و نشر" کا استعمال بھی ملتا ہے۔ مزید برآں، اس شعر میں بھی حرف "کاف" کا سات بار استعمال موجود ہے۔ اس نعت کا تیسرا شعر ملاحظہ کیجیے:۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

خیر و احسان و انعام و جود و سخا، فضل و
ایثار و اکرام و لطف و عطا
پتھروں بیچ نرمی کا اکھوا کھلا یوں
پیام آپؐ کا کو بہ کو آ گیا [۶]

شعر مذکورہ کے پہلے مصرعے میں،"واؤِ عطفی" کا خوب صورت استعمال ہوا ہے، جب کہ یہ مصرع، "مصرعِ مرجز" کی بہترین مثال ہے، نیز، دوسرے مصرعے میں ایک محاورہ "اکھوا کھلنا" استعمال ہوا ہے، حال آں کہ درست محاورہ "اکھوا پھوٹنا" ہے۔ جب کہ پورے شعر میں اندرونی قوافی "سخا"، "عطا" اور "کھلا" کا التزام کا بھی برتا گیا ہے۔ مزید برآں، اس شعر میں بھی حرفِ "کاف" کا سات بار استعمال موجود ہے۔ اس نعت کا چوتھا شعر ملاحظہ کیجیے:۔

شکل جو بھی تھی بے چین احساس کی، نعت کی ذیل میں بار کب پا سکی
تب کہیں حرف میں روشنی آ سکی، کھنچ کے جب دل کا سارا لہو آ گیا [۷]

شعر ہذا کے مصرعِ اولیٰ میں الفاظ "احساس کی" کو انتہائی مہارت کے ساتھ برتا گیا ہے، اگر "احساس کی" کے الفاظ سے شروع کے حروف "الف" اور "ح" ہٹا دیے جائیں تو پیچھے الفاظ" ساس کی" (سا سکی) ہی بچتے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابل "پا سکی" اور مصرعِ ثانی میں، الفاظ "آ سکی" کو اندرونی قوافی کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ نیز، اس شعر میں "لہو" اور "آ گیا" کے الفاظ بالترتیب قافیہ اور ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، "لہو" کا قافیہ مطلع کے مصرعِ ثانی میں بھی استعمال ہوا ہے، اگر ایک شعر میں قافیہ کی تکرار پائی جائے تو اسے "توطیہ" کا عیب گردانا جاتا ہے، تاہم، پوری نظم یا غزل کے مختلف اشعار میں ایک ہی قافیہ استعمال ہو تو یہ جائز اور روا ہے۔ مزید برآں، اس شعر میں "کاف" کا مصوتہ، نو(۹) بار استعمال ہوا ہے۔ نعتِ ہذا کا پانچواں شعر ملاحظہ کیجیے:۔

آپ کی ذات بے مثل ولا امتثال، آپؐ قرآن، کردار کی کیا مثال
کس سے تشبیہ دوں، استعارہ ہو کیا ؟ دیکھتا بھالتا چارسو آ گیا [۸]

مذکورہ شعر کے مصرعِ اولیٰ میں "لا امتثال" اور "مثال" اندورنی قوافی ہیں جب کہ اسی مصرعے میں "لا امتثال آپؐ" کے الفاظ میں، "آپ" کا پہلا حرف یعنی الفِ ممدودہ (الف + الف = آ) کا پہلا "الف" بہ طور الفِ وصل استعمال ہوا ہے، جب کہ اس شعر کے مصرعِ ثانی میں "تشبیہ" اور "استعارہ" دونوں الفاظ علم بیان کی کی

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اقسام ہیں جب کہ اسی مصرعے میں "دیکھتا بھالتا" اردو مصدر کے طور پر استعمال ہوا ہے جس کے بارے میں، صاحبِ علمی اردو لغت (جامع) یوں رقم طراز ہیں:۔

"بھالنا: (اردو مصدر) تلاش کرنا، دیکھنا، اردو
میں حرف دیکھنا کے تابع ہوتا ہے، اکیلا
استعمال نہیں ہوتا، مثلاً "دیکھنا بھالنا" (۹)

مزید بر آں، اس شعر میں، حرفِ "کاف" سات بار استعمال ہوا ہے۔ اس نعت کا چھٹا شعر ملاحظہ کیجیے:۔

ؔ دل کی رقت کی پلکوں پہ تاثیر سی، آنکھ میں
کوئی شرمندگی کی نمی
اشک بہتے رہے، نعت کہتے رہے،
حرف جو آ گیا، با وضو آ گیا (۱۰)

شعر مذکورہ کے مصرعِ اولیٰ میں "سی" اور "نمی" اندرونی قوافی کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، جب کہ مصرعِ ثانی کے پہلے ٹکڑے (ابتدا، حشو) میں الفاظ "بہتے" اور "کہتے" اندورنی قوافی ہیں اور "رہے" کا لفظ بہ طور داخلی ردیف کے استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ، اس شعر میں "خوف" یا "معصیت" کی خوب صورت منظر کشی کی گئی ہے۔ "دل کی رقت"، "آنکھ میں کوئی شرمندگی کی نمی" اور "اشک بہتے رہے" سے فوراً خیال، اپنے گناہوں / خطاؤں کے احساس کی طرف منعطف و منعکس ہوتا ہے۔ نیز، اس شعر میں حرفِ "کاف" کا آٹھ بار خوب صورت استعمال موجود ہے، جو صوتی رمزیت کی عمدہ مثال ہے۔ نعتِ ہذا کا ساتواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ؔ اے دلِ بے نوا! بے ادب کم سرشت! اس
قدر زشت کس کی رہی سرنوشت؟
اس پہ چاہیں تجھے تاجدارِ بہشت ؐ ؟
آج کیسے گمانوں میں تو آ گیا (۱۱)

شعر مذکورہ میں، کمال درجے کی غنائیت و موسیقیت کی فضا قائم کی گئی ہے، یعنی "کم سرشت"، "زشت"، "سرنوشت" اور "بہشت" کے الفاظ، نہ صرف آپس میں اندرونی قوافی ہیں، بل کہ ان الفاظ سے "صوتی آہنگ" بھی مترشح ہے، جب کہ مصرعِ اولیٰ میں لفظ "اے" حرفِ تخاطب ہے، مزید بر آں، اس شعر میں "دل بے

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

نوا"، "بے ادب"، "کم سرشت" اور "تاجدارِ بہشت" چار تراکیب استعمال ہوئی ہیں،اس کے علاوہ، شعر ہذا میں حرفِ "کاف" کا چار بار استعمال موجود ہے۔نعت ہذا کا آٹھواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ے بہتے اشکوں کا اک تار سا بن گیا، رونے رونے میں اظہار سا بن گیا
اشک چلتے ہوئے تا بہ لب آ گئے سُرمہ بہتا ہوا گلو آ گیا (۱۲)

شعر ہذا کے مصرعِ اولیٰ میں الفاظ "تار" اور "اظہار" اندرونی قوافی ہیں جب کہ "سا بن گیا" کے الفاظ داخلی ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، نیز، مصرعِ اولیٰ میں مستعملہ الفاظ "کا" اور "اک" کے درمیان صنعتِ تقلیب کا خوب صورت استعمال موجود ہے۔ اس کے علاوہ، مصرعِ ثانی میں "اشکوں کا چلتے ہوئے لب تک آ جانا" اور "سرمے کا بہتے ہوئے حلق تک آجانا" تخیل کی بلند پروازی اور "رونے" کے حوالے سے خوب صورت امثلہ ہے۔ یہاں بھی حرفِ "کاف" کا چار بار استعمال موجود ہے۔اس نعت کا نواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ے نورِ ربی ہے قرآں دھندلکا نہیں، ایک آیت کا آنچل بھی ڈھلکا نہیں
آسمانوں سے اترا تو چھلکا نہیں ،سب لبوں تک لبا لب سبو آ گیا (۱۳)

شعر ہذا، فن کی بلندیوں کو چھوتا ہوا شعر ہے،اس شعر میں "دھندلکا"، "ڈھلکا" اور " چھلکا" اندرونی قوافی ہیں، جب کہ انھی قوافی کے ساتھ لفظ "نہیں" بہ طور داخلی ردیف کے استعمال ہوا ہے، اس کے علاوہ مصرعِ ثانی میں، "لبالب" کے لفظ میں موجود "الف" بہ طور حرفِ "ربط" ہے اور "لبوں" اور "لبالب" کے الفاظ کے درمیان صنعتِ تجنیسِ زائد و ناقص کا استعمال بھی موجود ہے، اسی مصرعے میں لفظ "سبو" بہ طور استعارہ "قرآن" کے لیے استعمال ہوا ہے۔ پورے شعر میں الفاظ "سبو" اور "آ گیا" بالترتیب، قافیہ اور ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، نیز، اس شعر میں حرفِ "کاف" چھے بار استعمال ہوا ہے۔ نعت کا دسواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ے دیکھ لے گا جہاں کل کے لمحات میں، فرق پڑتا ہے کیا آتے حالات میں
آپؐ کا مُعتقد غرب جس دن ہوا ،ذکر کرتا خدا کا عدو آ گیا (۱۴)

شعر ہذا کے مصرعِ اولیٰ میں، "لمحات" اور "حالات" کے الفاظ اندرونی قوافی ہیں جب کہ ان انھی قوافی کے ساتھ لفظ "میں" داخلی ردیف کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ اس کے علاوہ، اس شعر میں اچھے دنوں کی پیشین گوئی بھی موجود ہے، جس کو حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں، بین الاقوامی سطح پر دیکھا جا سکتا ہے، مغرب یا اہلِ مغرب کا رجحان اسلام کی طرف روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ یہاں، "عدو" اور "آ گیا" کے الفاظ بالترتیب، قافیہ اور ردیف کے

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

طور پر استعمال ہوئے ہیں، نیز، اس شعر میں حرف "کاف "کا آٹھ بار استعمال موجود ہے۔ اس نعت کا گیارھواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ے جرم وہ جو مجھے کھل کے رونے نہ دے، دن کو رسوا کرے، شب کو سونے نہ دے
روبرو اپنے خود کے بھی ہونے نہ دے ،لے کے میں آپؐ کے روبرو آ گیا(۱۵)

شعر ہذا میں "رونے"، "سونے" اور "ہونے" کے الفاظ آپس میں اندرونی قوافی ہیں، جب کہ انھی قوافی کے ساتھ "نہ دے" کے الفاظ بہ طور داخلی ردیف کے استعمال ہوئے ہیں، اس شعر میں، انسانی نفسیات کی خوب صورت عکاسی کی گئی ہے، اس کے علاوہ پورے شعر میں "روبرو" اور "آ گیا" کے الفاظ بالترتیب قافیہ اور ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، نیز، اس شعر میں بھی حرفِ "کاف" کا آٹھ بار استعمال موجود ہے۔ نعتِ ہذا کا بارھواں شعر ملاحظہ ہو:۔

ے احتراماً کھڑے ہیں گذرتے نہیں، فرش پر پاؤں عرشی بھی دھرتے نہیں
اک بھی زائر پلٹتا نہ یاں سے مگر ، درمیاں وعدۂ عبدہ' آ گیا(۱۶)

شعرِ مذکورہ کے، مصرعِ اولیٰ میں "گذرتے" اور "دھرتے" اندورنی قوافی ہیں، جب کہ انھی قوافی آگے لفظ "نہیں" داخلی ردیف کے طور پر استعمال ہوا ہے، یہاں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ لفظ "گذرتے" کی اصل اور درست املا "گزرتے" ہے۔ قدیم اردو املا "گذرتے" ہی مستعمل تھی، تاہم، بعد میں اس لفظ (گزرتے) کی املا "زائے معجمہ یا منقوطہ" سے متفقہ طور پر تسلیم کی گئی، اس حوالے سے صاحب علمی اردو لغت (جامع) یوں رقم طراز ہیں:۔

"گذار۔ گذارش۔ گذارنا۔ گذاشتنی۔ گذا
ف۔ گذر۔ گذران۔ گذرانا(گذارنا)۔
گذرگاہ۔ گذرنامہ۔ گذرنا۔ گذری۔
گذشتنی۔ گذشتہ۔
(دیکھئے گ۔ ز کے تحت جو صحیح ہیں)"(۱۷)

نیز، شعر ہذا میں "عبدہ"" اور "آ گیا" بالترتیب، قافیہ اور ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں اور اس شعر میں حرف "کاف " کا دو بار استعمال موجود ہے۔ نعتِ ہذا کا آخری شعر ملاحظہ ہو:۔

ISSN (**Print**): 2709-9636 | ISSN (**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ے نعت احسانؔ تو تھام سکتا نہیں، اپنے پلّے تو دامن بھی رکھتا نہیں
جرم کرتے ہوئے یوں تو تھکتا نہیں ، محض شوقِ حضوری میں تُو آ گیا ! (۱۸)

نعت کے اس آخری شعر میں "سکتا"، "رکھتا" اور "تھکتا" کے الفاظ اندرونی قوافی ہیں، جب کہ انھی قوافی کے ساتھ "نہیں" کا لفظ بہ طور داخلی ردیف کے استعمال ہوا ہے، نیز، مصرعِ اولیٰ میں "تو" اور "تَو" کے الفاظ کے درمیان، صنعتِ تجنیسِ تام اور الفاظ "اپنے" اور "پلے" کے درمیان، صنعتِ تضمن المزدوج کا استعمال بھی موجود ہے۔ اس شعر کے مصرعِ ثانی میں "شوقِ حضوری" ایک ترکیب استعمال ہوئی ہے، اس کے علاوہ، شعر ہذا میں "تُو" اور "آ گیا" کے الفاظ بالترتیب، قافیہ اور ردیف کے طور پر استعمال ہوئے ہیں، جب کہ حرفِ "کاف" کا چار بار استعمال پورے شعر میں موجود ہے۔

مجموعی طور پر، جب ہم اس نعت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مکمل نعت غنائیت اور موسیقیت کی فضا سے مملو ہے، تقریباً، نعتِ ہذا کے، ہر شعر میں اندرونی قوافی و داخلی ردائف نے اس نعت کو عمدہ، صوتی آہنگ عطا کیا ہے، مزید بر آں، حرفِ "کاف" کے تکرار نے ہر شعر کو صوتی رمزیت سے بھی مزین کیا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ ڈاکٹر احسان اکبر سے نفیس فاروق قاضی (راولپنڈی) کی گفتگو بہ مقام رہائش گاہ، ڈاکٹر احسان اکبر، مؤرخہ: ۲۷ جولائی، ۲۰۲۱ء۔

۲۔ احسان اکبر، ڈاکٹر، طہور، اسلام آباد، المسطر پبلشرز، بار: اول، س: ۲۰۲۱ء، ص: ن د۔

۳۔ خلیل صدیقی، آواز شناسی، لاہور، بیکن بکس، س: ۲۰۱۵ء، ص: ۶۸۔

۴۔ احسان اکبر، ڈاکٹر، طہور، اسلام آباد، المسطر پبلشرز، بار: اول، س: ۲۰۲۱ء، ص: ۸۵۔

۵۔ ایضاً۔

۶۔ ایضاً۔

۷۔ ایضاً۔

۸۔ ایضاً، ص: ۸۶۔

۹۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت (جامع) لاہور، علمی کتب خانہ، بار: سوم، س: ۱۹۸۳ء۔ ص: ۲۷۰۔

۱۰۔ احسان اکبر، ڈاکٹر، طہور، اسلام آباد، المسطر پبلشرز، بار: اول، س: ۲۰۲۱ء، ص: ۸۶۔

۱۱۔ ایضاً۔

۱۲۔ ایضاً۔

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ احسان اکبر، ڈاکٹر، طہور، اسلام آباد، المسطر پبلشرز، بار: اول، س: ۲۰۲۱ء، ص: ۸۷۔

۱۶۔ ایضاً۔

۱۷۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت (جامع) لاہور، علمی کتب خانہ، بار: سوم، س: ۱۹۸۳ء۔ ص: ۱۲۱۷۔

۱۸۔ احسان اکبر، ڈاکٹر، طہور، اسلام آباد، المسطر پبلشرز، بار: اول، س: ۲۰۲۱ء، ص: ۸۷۔